عمرہ سے واپسی پر زمزم میں عام پانی ملا کر لوگوں کو دینا

ادارہ

سوال

کیا عمرہ سے واپسی پر زمزم میں عام پانی ملا کر لوگوں کو دینا جائز ہے؟

جواب

حج یا عمرہ سے آنے کے بعد وہاں کے تبرکات، مثلاً: کھجور، زم زم اور دیگر اشیاء اپنے متعلقین میں تقسیم کرنا درست ہے۔ بہتر یہی ہے کہ رشتہ داروں اور دوستوں وغیرہ کو جب زم زم دے تو خالص دے، چاہے مقدار میں کم ہی کیوں نہ ہو، البتہ زمزم میں اگر عام پانی ملا دیا جائے تو اس کا ثبوت بھی ہے اور زم زم کی خاصیت یہ ہے کہ عام پانی میں ملانے سے زم زم کی برکات اس میں منتقل ہو جاتی ہیں، اس لیے حصولِ برکت کے لیے ایسا کرنا جائز ہے، لیکن اس کو خالص زم زم کہہ کر نہ دے۔

''المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة''-(٥/ ٤٣):

''وفي "القدوري": إذا حلف على قدر من ماء زمزم لايشرب منه شيئاً وصبه في ماء آخر حتى صار مغلوباً وشرب منه يحنث عند محمد رحمه الله؛ لما بيننا في "أصله"، أن الشي لايصير مستهلكاً بجنسه، ولو صبه في بئر أو حوض عظيم وشرب منه لايحنث؛ لأنه لايدري لعل البئر تغور بما صب، والحوض إذا عظم ولعل ذلك القدر من الماء يختلط بالكل.''

''بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع''-(٦/ ٤١٨):

''حلف على ماء من ماء زمزم لايشرب منه شيئاً فصب عليه ماء من غيره كثيراً حتى صار مغلوباً فشربه يحنث لما ذكرنا من أصله أن الشيء لايصير مستهلكا بجنسه ولو

صبه في بئر أو حوض عظيم لم يحنث، قال: لأني لا أدري لعل عيون البئر تغور بما صب فيها ولاأدري لعل اليسير من الماء الذي صب في الحوض العظيم لم يختلط به كله.''

''مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح''-(۲/۶۰۲):

''وعن طلق بن علي رضي الله عنه، قال: خرجنا وفداً إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فبايعناه، وصلينا معه، وأخبرناه أن بأرضنا بيعة لنا، فاستوهبناه من فضل طهوره، فدعا بماء، فتوضأ وتمضمض، ثم صبه لنا في إداوة. وأمرنا، فقال: (اخرجوا فإذا أتيتم أرضكم، فاكسروا بيعتكم، وانضحوا مكانها بهٰذا الماء، واتخذوها مسجدا)، قلنا: إن البلد بعيد، والحر شديد، والماء ينشف، فقال: (مدوه من الماء، فإنه لا يز يده إلا طيبا)، رواه النسائي.

و في الشرح : (فقال: مدوه من الماء)، أي: ز يدوا فضل ماء الوضوء من الماء غيره، وحاصله ما قاله ابن حجر: أي صبوا عليه ماء آخر (فإنه لايز يده)، قال الطيبي: الضمير في "فإنه" إما للماء الوارد أو المورود، أي: الوارد لا يز يد المورود الطيب ببركته (إلا طيباً) : أو المورود الطيب لايز يد بالوارد إلا طيباً اه.

ولايخفى أن الأول بالسياق أقرب، و بنسبة الز يادة أنسب، وإن قال ابن حجر: إن عكسه أولى إشارة إلى أن ما أصاب بدنه عليه السلام لايطرقه تغير، بل هو باق على غاية كماله الذي حصل له بواسطة ملامسته لتلك الأعضاء الشريفة، فكل ما مسه أكسبه طيباً اهـ.''

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر:144104200150 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

ڈائیلاسز کے دوران نماز پڑھنے کا حکم

سوال

ڈائیلاسز میں خون مشین میں جاتا ہے اور پھر واپس نَس میں لگایا جاتا ہے، ایسی صورت میں نماز پڑھی جاسکتی ہے بیڈ پر لیٹے لیٹے؟ کیونکہ اس کا دورانیہ ۴ یا ۶ گھنٹے ہوتا ہے۔

اگر وضو ہو، ڈائیلاسز جاری ہو اور اس دوران نماز کا وقت آجائے تو نماز پڑھ سکتا ہے؟ اور اگر پہلے سے وضو کرنا یاد نہ رہا اور نماز کا وقت آجائے تو مریض تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے؟ مستفتی: ناصر عثمانی